عرب جمہوریہ مصر ۳۰ربیع اول ۱۴۴۳ھ

وزارت اوقاف ۵نومبر ۲۰۲۱ء

عبادت کا مفہوم

عبادت کا بہت بڑا مقام و مرتبہ ہے، اور یہی وہ عظیم مقصد ہے جس کے لئے اللہ تعالی نے مخلوق کو پیدا کیا ہے، ارشاد باری ہے: {وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ} "اور میں نے جن وانس کو اپنی عبادت کے لئے ہی پیدا کیا ہے"۔ اور دوسرے مقام پر ارشاد باری ہے: {وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ إِلا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لا إِلَهَ إِلا أَنَا فَاعْبُدُونِ} "اور ہم نے آپ سے پہلے جو رسول بھی بھیجا اس کی طرف ہم وحی کرتے تھے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے لہذا تم میری ہی عبادت کرو"۔ اور یہ انسان کی ساری زندگی کا وظیفہ ہے، حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی نے بندہ مومن کے عمل کے لئے موت کے سوا کوئی آخری مدت مقرر نہیں کی۔

شریعت اسلامیہ میں غور وفکر کرنے والا شخص دیکھتا ہے کہ عبادت کے مفہوم کے دو معنی ہیں: ایک عام اور وسیع معنی ہے جو کہ بھلائی کے تمام کاموں کو شامل ہے جیسا کہ رزق طلب کرنا، حسن خلق، سچی بات کہنا، خطاکار سے درگزر کرنا، لوگوں کے درمیان صلح کرانا، اور اہل خانہ پر خرچ کرنا اور ان جیسے بھلائی کے دوسرے کام وغیرہ، ارشاد باری ہے: {لَا خَيْرَ فِى كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحِ بَيْنَ ٱلنَّاسِ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ ٱبْتِغَاءَ مَرْضَاتِ ٱللَّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا} "ان کی اکثر سرگوشیوں میں کوئی بھلائی نہیں بجُز اس کے جو صدقہ دینے کا یا نیک کام کا یا لوگوں کے درمیان صلح کرانے کا حکم دے اور جو شخص یہ کام اللہ تعالی کی رضامندیاں حاصل کرنے کے لئے کرے تو ہم اسے اجر عظیم عطا فرمائیں گے"۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ: "ہر وہ دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے اس میں لوگوں کے جسم کے ہر ہر جوڑ پر صدقہ ہے، آدمی کا دو لوگوں کے درمیان عدل کرنا بھی صدقہ ہے، کسی

آدمی کی مدد کر کے اس کو سواری پر سوار کرنا، یا اس کے سامان کو اٹھا کر سواری پر رکھنا بھی صدقہ ہے، اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے، نماز کی طرف اٹھنے والا ہر قدم بھی صدقہ ہے، اور راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا بھی صدقہ ہے"۔

اسی طرح زراعت، صنعت کاری کے ذریعے زمین کو آباد کرنا اور کام کو پختگی سے کرنا جس کا فائدہ سارے معاشرے کو پہنچے اور وطن کی ترقی کا باعث بنے، ان عبادات میں سے شمار ہوتا ہے جو اللہ تعالی کو محبوب ہیں، اور یہی اللہ تعالی کو انسان سے مطلوب ہے، ارشاد باری ہے: { هُوَ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا } "اس نے تمہیں زمین سے پیدا فرمایا اور تمہیں اس میں بسا دیا"۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ: "اللہ تعالی کا محبوب ترین بندہ وہ ہے جو لوگوں کے لئے سب سے زیادہ فائدہ مند ہو، اللہ تعالی کے ہاں محبوب ترین اعمال یہ ہیں کہ تو کسی مسلمان کو خوشی پہنچائے اور اس کی تکلیف کو دور کر دے، یا اس کا قرض ادا کر دے، یا اس کی بھوک کو مٹا دے، اور کسی ضروری کام کے لئے میرا اپنے بھائی کے ساتھ چلنا مجھے اس مسجد – مسجد نبوی – میں ایک مہینہ اعتکاف بیٹھنے سے زیادہ پسند ہے، اور جو اپنا غصہ پی گیا اور اگر وہ چاہتا تو وہ اس غصے کو نکال سکتا تھا، تو اللہ تعالی قیامت کے دن اس کے دل کو اپنی رضا سے بھر دے گا، اور جس نے کسی ضروری کام کے لئے اپنے بھائی کے ساتھ چل کر اس کو پورا کیا تو اللہ تعالی اس دن اس کے قدموں کو ثابت رکھے گا جس دن قدم ڈگمگا جائیں گے"۔

اور عبادت کا دوسرا معنی خاص ہے جس کا اطلاق عبادت کے خاص مفہوم پر ہوتا ہے اور یہ نماز، زکوۃ، روزہ اور حج جیسے ارکان اسلام کو ادا کرنا اور شعائر اسلام کو قائم کرنا ہے، ارشاد باری ہے: {حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ} "پابندی کرو سب نمازوں کی اور (بالخصوص) درمیانی نماز کی، اور عاجزی کرتے ہوئے اللہ کے لئے کھڑے رہا کرو"۔ اور ارشاد باری ہے: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ} "اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے

ہیں جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیز گار بن جاؤ"۔ اور ارشاد باری ہے: {وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللهِ} "اور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور تم اپنے لیے جو بھلائی بھی آگے بھیجو گے اسے تم اللہ کے ہاں پاؤ گے"۔ اور ارشاد باری ہے: {وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ} "اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج فرض ہے جو اس تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو اور جو انکار کرے تو اللہ تعالی سارے جہاں سے بے نیاز ہے"۔

برادران اسلام!

ہم اس بات کی تاکید کرتے ہیں کہ معتدل شخصیت وہ ہوتی ہے جو نماز، روزہ، زکوۃ اور استطاعت کی صورت میں حج جیسے فرائض کی ادائیگی، اور کائنات کی تعمیر اور مکارم اخلاق سے مزین ہونے کے درمیان توازن برقرار رکھتی ہے۔

اور اسی طرح ہم اس بات کی بھی تاکید کرتے ہیں کہ عبادات اپنے خاص مفہوم میں اسی وقت ثمر آور ثابت ہوتی ہیں جب ان کے اثرات انسان کے اخلاق و کردار میں نظر آئیں، ارشاد باری ہے: {إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الفَحْشَاءِ وَالمُنْكَرِ} "بیشک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے"۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس دن تم میں سے کوئی روزہ رکھے تو اس دن نہ وہ فحش کلامی کرے اور نہ ہی شور وغل کرے، پس اگر کوئی اس کو گالی دے یا اس سے لڑائی کرے تو کہے کہ: میں روزہ دار ہوں"۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "بیشک مجھے مکارم اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہے"۔ اور جو شخص حسن اخلاق میں تجھ سے آگے بڑھ گیا وہ دین کی صحیح فہم میں تجھ سے آگے بڑھ گیا۔

اے اللہ! تو اپنے ذکر، اپنے شکر اور احسن طریقے سے اپنی عبادت کرنے پر ہماری مدد فرما۔ آمین